فتاویٰ امن پوری (قسط ۱۹۵)

غلام مصطفیٰ ظہیر امن پوری

(سوال): عورتوں کا ختنہ کرنے کے متعلق روایات کی استنادی حیثیت کیا ہے؟

(جواب): عورتوں کے ختنہ کے بارے میں کئی روایات مروی ہیں، وہ ساری کی ساری ضعیف وغیر ثابت ہیں، تفصیل ملاحظہ ہو؛

❀ سیدہ اُم عطیہ انصاریہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے:

إِنَّ امْرَأَةً كَانَتْ تَخْتِنُ بِالْمَدِينَةِ فَقَالَ لَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : لَا تَنْهِكِي فَإِنَّ ذٰلِكَ أَحْظٰى لِلْمَرْأَةِ، وَأَحَبُّ إِلَى الْبَعْلِ .

''مدینہ میں ایک عورت ختنہ کرتی تھی، اس سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ختنہ میں مبالغہ نہ کیا کریں، کیونکہ یہ عورت کے لیے باعث لذت اور مرد کے لیے پسندیدہ ہے۔''

(سنن أبي داود : 5271)

سند ضعیف ہے۔

① عبد الملک بن عمیر مدلس ہیں، سماع کی تصریح نہیں کی۔

② عبد الملک بن عمیر کا سیدہ ام عطیہ رضی اللہ عنہا سے سماع کا ثبوت نہیں ملا۔

③ محمد بن حسان ''مجہول'' ہے۔

❀ اسے امام ابوداود رحمہ اللہ نے ''مجہول'' کہا ہے۔

(سنن أبي داود، تحت الحديث : 5271)

بعض اہل علم نے محمد بن حسان کو محمد بن سعید بن حسان مصلوب بھی قرار دیا ہے، یہ ''کذاب ووضاع'' راوی ہے۔

۞ اس حدیث کو امام ابوداود رحمہ اللہ نے ''ضعیف'' کہا ہے۔

۞ امام ابن عدی رحمہ اللہ نے بھی اس حدیث کو غیر ثابت قرار دیا ہے۔

(الكامِل في ضُعفاء الرّجال : 447/7)

❁ سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سیدہ ام عطیہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا:

إِذَا أَخْفَضْتِ فَأَشِمِّي وَلَا تَنْهِكِي فَإِنَّهٗ أَسْرٰی لِلْوَجْهِ وَأَحْظٰی عِنْدَ الزَّوْجِ .

''جب بچی کا ختنہ کریں گی، تو تھوڑا حصہ کاٹنا اور مبالغہ نہ کرنا، کیونکہ یہ عورت کی شرمگاہ کے لیے خوش نما اور شوہر کے لیے زیادہ لذت کا باعث ہے۔''

(النّفقة على العِيال لابن أبي الدّنيا : 578، الأوسط للطّبراني : 2253، السّنن الكبرىٰ للبيهقي : 17562)

سند سخت ضعیف ہے۔ زائدہ بن ابی رقاد باہلی ''منکر الحدیث'' ہے۔

۞ امام ابن عدی رحمہ اللہ نے اس کی بعض احادیث کو ''منکر'' قرار دیا ہے۔

(الكامل في ضُعفاء الرّجال : 196/4)

❁ طبقات اصبہان لابی الشیخ اصبہانی (۳۴۶/۳) اور تاریخ اصبہان لابی نعیم اصبہانی (۲۹۶/۱) والی سند بھی سخت ضعیف ہے۔

① ابو ہلال محمد بن سلیم راسبی ''ضعیف'' ہے۔

② اسماعیل بن ابی اُمیہ اگر ''ابوصلت کوفی'' ہے، تو ''متروک وکذاب'' ہے، ورنہ مجہول ونامعلوم ہے۔

❁ سیدنا ضحاک بن قیس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے:

كَانَتْ بِالْمَدِينَةِ امْرَأَةٌ تَخْفِضُ النِّسَاءَ يُقَالُ لَهَا أُمُّ عَطِيَّةَ، فَقَالَ لَهَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : اخْفِضِي وَلَا تَنْهَكِي، فَإِنَّهُ أَنْضَرُ لِلْوَجْهِ وَأَحْظٰى عِنْدَ الزَّوْجِ .

''مدینہ میں اُم عطیہ نامی عورت تھی، جو عورتوں کے ختنے کرتی تھی، رسول اللہ ﷺ نے اس عورت سے فرمایا: ختنہ کرتے ہوئے مخصوص عضو کا تھوڑا حصہ کاٹنا اور مبالغہ نہ کرنا، کیونکہ یہ عورت کے شرمگاہ کے لیے بہتر ہے اور شوہر کے لیے لذت کا باعث ہے۔''

(المُعجم الكبير للطّبراني : 8137، المُستدرك للحاكم : 6236، السّنن الكبرىٰ للبيهقي :17561)

سند سخت ضعیف ہے۔

① عبدالملک بن عمیر مدلس ہیں، سماع کی تصریح نہیں کی۔

② عبدالملک بن عمیر کا سیدنا ضحاک بن قیس سے سماع نہیں ملا۔

③ العلاء بن ہلال رقی ''منکر الحدیث'' ہے۔

جن سندوں میں علاء بن ہلال کی متابعت ہوئی ہے، وہ سندیں بھی ضعیف ہے۔

❁ سیدنا علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے:

كَانَتْ خَفَّاضَةٌ بِالْمَدِينَةِ، فَأَرْسَلَ إِلَيْهَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : إِذَا خَفَضْتِ فَأَشِمِّي ، وَلا تَنْهَكِي ، فَإِنَّهُ أَحْسَنُ لِلْوَجْهِ، وَأَرْضٰى لِلزَّوْجِ .

''مدینہ میں ایک ختنہ کرنے والی عورت تھی، رسول اللہ ﷺ نے اس کی طرف پیغام بھیجا کہ جب ختنہ کریں، تو تھوڑا حصہ کاٹیں اور مبالغہ نہ کریں، کیونکہ یہ عورت کی شرمگاہ کے لیے زیادہ خوش نما اور شوہر کے لیے زیادہ پسندیدہ ہے۔''

(تاریخ بغداد للخطیب : 232/14)

سند ضعیف ہے۔

① ابوالبختری کا سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے سماع ولقا نہیں۔

(المَعرِفة والتّاريخ للفَسوي : 208/3، كشف الأستار :3661)

② ابوتغلب عبداللہ بن احمد بن عبدالرحمٰن انصاری کے حالات زندگی نہیں ملے۔

❁ سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے:

دَخَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى نِسْوَةٍ مَنَ الْأَنْصَارِ، فَقَالَ : يَا نِسَاءَ الْأَنْصَارِ، اخْتَضِبْنَ غَمْسًا، وَاخْتَفِضْنَ وَلَا تَنْهَكْنَ، فَإِنَّهُ أَحْظٰى لِإِنَاثِكُنَّ عِنْدَ أَزْوَاجِهِنَّ .

''نبی کریم ﷺ انصار کی چند عورتوں کے پاس آئے اور فرمایا: اے انصار کی عورتو! علیحدہ ہو کر ختنہ کرنا، تھوڑا حصہ کاٹنا اور مبالغہ نہ کرنا، کیونکہ یہ عورتوں کے لیے شوہروں سے تعلقات کے وقت زیادہ باعث لذت ہے۔''

(مُسند البزّار : 6178، شُعَب الإيمان للبيهقي : 8279)

سند ضعیف ہے۔ مندل بن علی ضعیف ہے۔

❁ الکامل لابن عدی (۳/ ۴۵۷) والی سند جھوٹی اور باطل ہے۔

① خالد بن عمرو قرشی ''متروک وکذاب'' ہے۔

② یحییٰ بن علی بن ہاشم خفاف ''مجہول الحال'' ہے۔

❁ اس حدیث کو امام ابن عدی رحمہ اللہ نے ''باطل'' اور ''موضوع'' (من گھڑت) قرار دیا ہے۔

(الكامل في ضُعفاء الرّجال : 3/458)

❁ سیدنا عطیہ قرظی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے:

كَانَتْ بِالْمَدِينَةِ خَافِضَةٌ يُقَالُ لَهَا أُمُّ عَطِيَّةَ فَقَالَ لَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : أَشِمِّي وَلَا تَحِفِّي فَإِنَّهُ أَسْرٰى لِلْوَجْهِ وَأَحْظٰى عِنْدَ الزَّوْجِ .

''مدینہ میں اُم عطیہ نامی عورت تھی، جو ختنہ کرتی تھی، رسول اللہ ﷺ نے اس سے فرمایا: ختنہ کرتے وقت تھوڑا حصہ کاٹنا اور مبالغہ نہ کرنا، کیونکہ یہ عورت کی شرمگاہ کے لیے خوش نما اور شوہر کے لیے زیادہ باعث لذت ہے۔''

(النَّفَقة على العِيال لابن أبي الدُّنيا : 579)

سند ضعیف و منقطع ہے۔ عبید اللہ بن عمرو رقی تبع تابعین میں سے ہیں، لہٰذا سند معضل ہے۔ ممکن ہے کہ عبید اللہ رقی اور عطیہ قرظی رضی اللہ عنہ کے درمیان عبد الملک بن عمیر کا واسطہ ہو، مگر

① عبد الملک بن عمیر مدلس ہیں۔

② عبد الملک بن عمیر کا عطیہ قرظی رضی اللہ عنہ سے سماع ثابت نہیں۔

❁ حسن بصری رحمہ اللہ سے مروی ہے:

دُعِيَ عُثْمَانُ بْنُ أَبِي الْعَاصِ إِلٰى طَعَامٍ فَقِيلَ : هَلْ تَدْرِي مَا هٰذَا؟ هٰذَا خِتَانُ جَارِيَةٍ، فَقَالَ : هٰذَا شَيْءٌ مَا كُنَّا نَرَاهُ عَلٰى عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَبٰى أَنْ يَأْكُلَ .

''سیدنا عثمان بن ابی العاص رضی اللہ عنہ کو ایک کھانے پر مدعو کیا گیا۔ (وہ گئے، تو) ان سے پوچھا گیا: کیا آپ جانتے ہیں کہ یہ کھانا کس مناسبت سے ہے؟ یہ ایک لڑکی کے ختنہ پر بنایا جانے والا کھانا ہے۔ تو عثمان بن ابی العاص رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ہم نے عہد نبوی میں نہیں دیکھا کہ اس موقع پر کھانا تیار کیا جاتا ہو۔ پھر انہوں نے کھانے سے انکار کر دیا۔''

(المُعجم الكبير للطّبراني : 8382)

سند ضعیف ہے۔ حسن بصری کا سیدنا عثمان بن ابی العاص رضی اللہ عنہ سے سماع نہیں ملا۔

❁ سیدنا شداد بن اُوس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

الْخِتَانُ سُنَّةٌ لِلرِّجَالِ، ومَكْرُمَةٌ لِلنِّسَاءِ .

''ختنہ مردوں کے لیے سنت ہے اور عورتوں کے لیے باعث عزت۔''

(مصنّف ابن أبي شيبة : 26468)

سند ضعیف و مضطرب ہے۔

① حجاج بن ارطاۃ جمہور کے نزدیک ضعیف اور بالاتفاق مدلس ہے، سماع کی تصریح نہیں کی۔

❁ حافظ ابن حجر رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

اَلْأَكْثَرُ عَلٰى تَضْعِيفِهٖ وَالْإِتِّفَاقُ عَلٰى أَنَّهٗ مُدَلِّسٌ .

''جمہور کے نزدیک ضعیف اور بالاتفاق مدلس ہے۔''

(التلخيص الحبير : 431/2)

② رجل مبہم ہے۔

سند میں اضطراب کی صورت یہ ہے کہ بعض طرق میں حجاج اور ابوالملیح کے درمیان ''رجل'' کا واسطہ مذکور ہے اور بعض میں نہیں۔ اسی طرح بعض طرق میں ابوالملیح براہِ راست شداد بن اوس رضی اللہ عنہ سے بیان کرتے ہیں، جو کہ مرسل و منقطع ہے اور بعض طرق میں ابوالملیح اپنے والد سیدنا اُسامہ بن عمیر ہذلی رضی اللہ عنہ کا واسطہ بھی ذکر کرتے ہیں۔ اس کے علاوہ بھی اضطراب کی کئی وجوہ پائی جاتی ہیں۔

❀ حافظ بیہقی رحمہ اللہ نے اس روایت کو ''غیر ثابت'' قرار دیا ہے۔

(مَعرِفة السّنن والآثار : 62/13)

❀ سیدنا اُسامہ بن عمیر ہذلی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

الْخِتَانُ سُنَّةٌ لِلرِّجَالِ، ومَكْرُمَةٌ لِلنِّسَاءِ .

''ختنہ مردوں کے لیے سنت ہے اور عورتوں کے لیے باعث عزت۔''

(مسند الإمام أحمد : 20719، السّنن الكبرىٰ للبيهقي : 17567)

سند ضعیف و مضطرب ہے۔ حجاج بن ارطاۃ ضعیف و مدلس ہے، سماع کی تصریح نہیں کی۔ اضطراب کی صورت یہ ہے کہ اس حدیث کو حجاج کبھی اُسامہ بن عمیر ہذلی رضی اللہ عنہ سے مرفوع بیان کرتا ہے اور کبھی اُسامہ رضی اللہ عنہ اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے درمیان شداد رضی اللہ عنہ کا واسطہ بھی ذکر کرتا ہے، جیسا کہ اوپر والی حدیث میں بیان ہوا ہے۔

تنبیہ:

اس حدیث کو سیدنا ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ سے بیان کرنا خطا اور وہم ہے، جیسا کہ امام ابوحاتم رازی رحمہ اللہ نے فرمایا ہے۔

(عِلَل الحديث لابن أبي حاتم : 647/5)

❀ سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے:

الْخِتَانُ سُنَّةٌ لِلرِّجَالِ، ومَكْرُمَةٌ لِلنِّسَاءِ .

''ختنہ مردوں کے لیے سنت ہے اور عورتوں کے لیے باعث عزت۔''

(المُعجم الكبير للطّبراني : 12009)

سند باطل ہے۔

① عبدالغفور ابوصباح واسطی ''متروک ووضاع'' ہے۔

② خلف بن عبدالحمید واسطی مجروح ہے۔اس کی توثیق ثابت نہیں۔

جس سند میں ان کی متابعت ہوئی ہے، وہ بھی باطل ہے۔

① ولید بن ولید عنسی دمشقی منکر الحدیث ہے۔

② ولید عنسی نے عبدالرحمن بن ثابت بن ثوبان عنسی سے باطل اور منکر روایات بیان کی ہیں۔

❀ امام ابن حبان رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

يَرْوِي عَنِ ابْنِ ثَوْبَانَ وَثَابِتِ بْنِ يَزِيدَ الْعَجَائِبَ .

''یہ عبدالرحمن بن ثابت بن ثوبان اور ثابت بن یزید سے منسوب منکر روایات بیان کرتا ہے۔''

(كتاب المَجروحين : 81/3)

③ محمد بن عجلان مدلس ہیں، سماع کی تصریح نہیں کی۔

۞ اس سند کے بارے میں امام بیہقی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

هٰذَا إِسْنَادٌ ضَعِيفٌ .

''یہ سند ضعیف ہے۔''

(السّنن الكبرىٰ : 17565)

تنبیہ:

اس روایت کو مرفوع بھی بیان کیا گیا ہے، لیکن اس کا موقوف ہونا ہی محفوظ ہے۔

(السّنن الكبرىٰ : 17565)

۞ نیز حافظ بیہقی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

لَا يَثْبُتُ رَفْعُهٗ .

''اس روایت کو مرفوع بیان کرنا ثابت نہیں۔''

(مَعرِفة السّنن والآثار : 62/13، الخِلافيّات : 224/7)

❁ المعجم الکبیر للطبرانی (۱۲۸۲۸) وغیرہ والی سند بھی ضعیف و منکر ہے۔

① سعید بن بشیر ازدی ضعیف ہے۔

② قتادہ بن دعامہ کا عنعنہ ہے۔

③ سعید بن بشیر نے قتادہ سے منسوب منکر روایات بیان کی ہیں۔

۞ محمد بن عبداللہ بن نمیر رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

يَرْوِي عَنْ قَتَادَةَ الْمُنْكَرَاتِ .

''سعید بن بشیر نے قتادہ سے منسوب منکر روایات بیان کی ہیں۔''

(الجرح والتّعديل لابن أبي حاتم : 7/4، وسندهٗ صحيحٌ)

- تقریبا اسی طرح کی بات امام ابن حبان رحمہ اللہ نے بھی کی ہے۔

(کتاب المَجروحین :1/319)

- اس حدیث کو امام ابن عدی رحمہ اللہ نے ''منکر'' اور ''غیر محفوظ'' قرار دیا ہے۔

(الکامل في ضُعفاء الرّجال :1/442)

- اس حدیث کے بارے میں حافظ ابن ملقن رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

هٰذَا الْحَدِيثُ ضَعِيفٌ بِمَرَّةٍ .

''یہ حدیث بالکل ضعیف ہے۔''

(البَدر المُنیر : 8/743)

- اُم مہاجر سے مروی ہے:

سُبِيتُ فِي جَوَارِي مِنَ الرُّومِ، فَعَرَضَ عَلَيْنَا عُثْمَانُ الْإِسْلَامَ، فَلَمْ يُسْلِمْ مِنَّا غَيْرِي وَغَيْرُ أُخْرٰى، فَقَالَ عُثْمَانُ : اذْهَبُوا فَاخْفِضُوهُمَا، وَطَهِّرُوهُمَا .

''میں روم سے لونڈی بن کر لائی گئی۔سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ نے ہم پر اسلام پیش کیا، تو میرے اور ایک عورت کے علاوہ کسی نے اسلام قبول نہ کیا۔عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جائیں، ان دونوں (نومسلم عورتوں) کا ختنہ کریں اور انہیں پاک کریں۔''

(الأدَب المُفرَد للبُخاري : 1245، 1249)

سند ضعیف ہے۔

① اُم مہاجر مجہولہ ہے۔

② کوفہ کی بوڑھی عورت مبہم ونامعلوم ہے۔ اگر یہ عقیلہ فزاریہ ہے، تو بھی مجہولہ ہے۔

❁ ابوملیح بن اُسامہ رحمہ اللہ سے مروی ہے:

كَانَتِ امْرَأَةٌ تَخْفِضُ النِّسَاءَ ....

''(عہد فاروقی میں) ایک عورت بچیوں کے ختنے کیا کرتی تھی......۔''

(مصنّف عبد الرّزّاق : 18045)

سند ضعیف ومنقطع ہے۔

① عبدالرزاق بن ہمام کا عنعنہ ہے۔

② معمر کے شیوخ مبہم ونامعلوم ہیں۔

③ ابوملیح اُسامہ نے سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے سماع نہیں کیا۔

تنبیہ:

❁ اُم علقمہ رحمہا اللہ بیان کرتی ہیں:

إِنَّ بَنَاتَ أَخِي عَائِشَةَ اخْتُتِنَّ .

''سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی بھتیجیوں کا ختنہ کیا گیا۔''

(الأدب المفرد للبخاري : 1247، وسندهٗ حسنٌ)

ہر علاقے میں مردوں کا ختنہ کیا جاتا ہے اور اس کی ضرورت ہوتی ہے، مگر شاذ ونادر ایسا بھی ہوتا ہے کہ بچہ مختون پیدا ہوتا ہے، اس کا ختنہ کرنے کی ضرورت نہیں ہوتی۔

اس کے برعکس عورتوں کے ختنہ کی ضرورت نہیں پڑتی، مگر بعض گرم علاقوں میں پیدائش کے وقت بعض بچیوں کی شرمگاہ پر کلغی نما گوشت کا کچھ حصہ ابھرا ہوا ہوتا ہے، اس

حصہ کو جسم سے کاٹ دیا جاتا ہے، اسی کو عورت کا ختنہ کہتے ہیں۔ یہ بالاتفاق جائز ہے۔

(مَراتب الإجماع لابن حَزم، ص 157)

بالفاظ دیگر مردوں کا ختنہ عام ہے، جبکہ عورتوں میں ختنہ شائع نہیں، بلکہ ضرورت کے تحت ہوتا ہے، اسی لیے بہت سارے لوگ عورتوں کے ختنہ سے ناواقف ہیں۔ پھر عورتوں میں بھی ختنہ صرف گرم علاقوں کی ان بچیوں کا ہوتا ہے، جن کی شرمگاہ پر گوشت کا اضافہ ٹکڑا نمودار ہو، جسے پیدائش کے وقت ہی زائل کر دیا جاتا ہے، یہ ایک طرح کا علاج ہے۔ یہ ازدواجی تعلقات قائم کرتے وقت مرد اور عورت کے لیے زیادہ لذت کا باعث ہوتا ہے۔

سوال: مندرجہ ذیل روایت کی استنادی حیثیت کیا ہے؟

❀ سیدنا شرید بن سوید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے:

مَرَّ بِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا جَالِسٌ هٰكَذَا، وَقَدْ وَضَعْتُ يَدِيَ الْيُسْرٰى خَلْفَ ظَهْرِي وَاتَّكَأْتُ عَلٰى أَلْيَةِ يَدِي، فَقَالَ : أَتَقْعُدُ قِعْدَةَ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ؟ .

''میں بیٹھا ہوا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا میرے پاس سے گزر ہوا۔ میں نے اپنے بائیں کو پیٹھ کے پیچھے کر کے اس پر ٹیک لگائی ہوئی تھی، تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا آپ ایسے بیٹھے ہوئے ہیں، جیسے مغضوب علیہم لوگ بیٹھتے تھے۔''

(سنن أبي داود : 4848)

جواب: سند ضعیف ہے، ابن جریج مدلس ہیں، سماع کی تصریح نہیں کی۔

سوال: رتن ہندی کے بارے میں کیا کہتے ہیں؟

جواب: رتن ہندی کوئی جھوٹا دجال ہو گزرا ہے۔ اس نے صحابی ہونے کا دعوی کیا

تھا۔ رتن ہندی سے منسوب بہت ساری جھوٹی کہانیاں بیان کی جاتی ہیں۔ اس کا دعوی صحابیت جھوٹا تھا، ممکن ہے، یہ گمراہ صوفیوں کی سازش ہو، جو کہ اصلا شیعہ کی پیداوار ہیں اور اسلام میں بگاڑ لانے کے درپے رہتے ہیں۔ انہوں نے بابا رتن ہندی نامی کسی شخص کا بت کھڑا کیا ہوگا۔ اہل سنت والجماعت اس سے بری ہیں۔

سیدنا ابوطفیل عامر بن واثلہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَا عَلٰى وَجْهِ الْأَرْضِ رَجُلٌ رَآهُ غَيْرِي .

''میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا ہے اور اس وقت روئے زمین پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھنے والا سوائے میرے کوئی موجود نہیں۔''

(صحیح مسلم : 2340)

امام مسلم رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

مَاتَ أَبُو الطُّفَيْلِ سَنَةَ مِائَةٍ وَّكَانَ آخِرَ مَنْ مَاتَ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .

''سیدنا ابوطفیل رضی اللہ عنہ سو ہجری میں فوت ہوئے اور یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ میں سے سب سے آخر میں فوت ہوئے۔''

(صحیح مسلم تحت الحدیث : 2340)

علامہ ابن حجر ہیتمی (974ھ) لکھتے ہیں:

اِتَّفَقَ عَلَيْهِ الْعُلَمَاءُ .

''اس پر اہل علم کا اتفاق ہے۔''

(الفتاوى الحديثية، ص 125)

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

أَرَأَيْتَكُمْ لَيْلَتَكُمْ هٰذِهِ، فَإِنَّ رَأْسَ مِائَةِ سَنَةٍ مِنْهَا، لَا يَبْقٰى مِمَّنْ هُوَ عَلٰى ظَهْرِ الْأَرْضِ أَحَدٌ.

''یہ رات آپ دیکھ رہے ہیں، اس کے سو سال بعد، زمین پر موجود کوئی شخص باقی نہیں بچے گا۔''

(صحيح البخاري : 116، صحيح مسلم : 2537)

اس حدیث کو حافظ ابن حجر رحمہ اللہ نے متواتر قرار دیا ہے۔

(المجمع المؤسّس : 552/2)

حافظ ابن حجر رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

لِهٰذِهِ النُّكْتَةِ لَمْ يُصَدِّقِ الْأَئِمَّةُ أَحَدًا ادَّعَى الصُّحْبَةَ بَعْدَ الْغَايَةِ الْمَذْكُورَةِ وَقَدِ ادَّعَاهَا جَمَاعَةٌ فَكُذِّبُوا، وَكَانَ آخِرُهُمْ رَتَنْ الْهِنْدِي ...... لِأَنَّ الظَّاهِرَ كِذَبُهُمْ فِي دَعْوَاهُمْ.

''اسی وجہ سے ائمہ نے سو برس بعد کسی بھی شخص کا دعوی صحابیت قبول نہیں کیا، اس کے بعد بہت سارے لوگوں نے دعوی صحابیت کیا، محدثین نے مگر ان کی تکذیب کی، سب سے آخر میں رتن ہندی نے دعوی صحابیت کیا تھا۔......ان لوگوں کا جھوٹ واضح تھا۔''

(الإصابة في تمييز الصّحابة :8/1)

علامہ ملا علی قاری رحمہ اللہ لکھتے ہیں:

مِمَّا يُؤَيِّدُ هٰذَا الْمَعْنَى اسْتِدْلَالُ الْمُحَقِّقِينَ مِنَ الْمُحَدِّثِينَ وَغَيْرِهِمْ مِنَ الْمُتَكَلِّمِينَ عَلٰى بُطْلَانِ دَعْوٰى بَابَا رَتِنْ الْهِنْدِيِّ وَغَيْرِهٖ مِمَّنِ ادَّعَى الصُّحْبَةَ .

''اس معنی کی تائید اس سے بھی ہوتی ہے کہ محقق محدثین اور متکلمین نے اس روایت سے بابا رتن ہندی وغیرہ کے دعویٰ صحابیت کے بطلان پر استدلال کیا ہے۔''

(مرقاۃ المفاتیح شرح المشکاۃ : 3498/8)

علامہ صغانی رحمہ اللہ (650ھ) لکھتے ہیں:

أَحَادِيثُ رَتْنٍ الْهِنْدِيِّ مَوْضُوعَةٌ، وَمَا يَحْكِي عَنْ بَعْضِ الْجُهَّالِ مِنْ أَنَّهُ اجْتَمَعَ بِالنَّبِيِّ عَلَيْهِ السَّلَامُ، وَسَمِعَ مِنْهُ عَلَيْهِ السَّلَام، وَدَعَا لَهُ النَّبِيُّ، عَلَيْهِ السَّلَامُ، بِقَوْلِهٖ : عَمَّرَكَ اللّٰهُ تَعَالٰى لَيْسَ لَهٗ أَصْلٌ عِنْد أَئِمَّةِ الْحَدِيثِ وَعُلَمَاءِ السُّنَّةِ، وَكُلُّهَا مَوْضُوعَةٌ، وَلَمْ يَعِشْ مِنَ الصَّحَابَةِ مِمَّنْ لَقِيَ النَّبِيَّ، عَلَيْهِ السَّلَامُ، أَكْثَرَ مِنْ خَمْسٍ وَّتِسْعِينَ سَنَةً، وَّهُوَ أَبُو الطُّفَيْلِ، فَبَكَوْا عَلَيْهِ وَقَالُوا : هٰذَا آخِرُ مَنْ لَقِيَ النَّبِيَّ عَلَيْهِ السَّلَامُ .

''رتن ہندی کی احادیث موضوع ہیں، بعض جہلا یہ جو کہتے ہیں کہ بابا رتن رسول اللہ ﷺ سے ملا تھا اور آپ سے اس نے احادیث سنی تھیں، آپ نے اس کے لئے دعا بھی کی تھی کہ اللہ تیرے عمر دراز کرے۔اہل حدیث اور علمائے

سنت کے نزدیک یہ بے اصل بات ہے، اس کی تمام باتیں من گھڑت ہیں۔ رسول اللہ ﷺ سے ملنے والوں میں سے کوئی بھی پچانوے سال سے زیادہ زندہ نہیں رہا، آخری صحابی ابوطفیل رضی اللہ عنہ تھے، ان کی وفات پر لوگ روئے اور کہا یہ رسول اللہ ﷺ سے ملاقات کرنے والے آخری شخص تھے۔''

(الموضوعات: 31)

حافظ ذہبی رحمہ اللہ لکھتے ہیں:

وَمَا أَدْرَاكَ مَا رَتَنْ! شَيْخٌ دَجَّالٌ بِلَا رَيْبٍ، ظَهَرَ بَعْدَ السِّتِّمِائَةِ فَادَّعَى الصُّحْبَةَ، وَالصَّحَابَةُ لَا يَكْذِبُونَ.

هٰذَا جَرِيءٌ عَلَى اللّٰهِ وَرَسُولِهِ، وَقَدْ أَلَّفْتُ فِي أَمْرِهِ جُزْءً.

''آپ کو کیا معلوم کہ رتن ہندی کیا ہے؟ اس میں تو کوئی شک نہیں کہ یہ دجال بوڑھا تھا، اور چھ سو برس بعد صحابیت کا دعوی کرتا تھا، حالاں کہ صحابہ جھوٹ نہیں بولتے تھے۔ یہ بڑی جرأت کے ساتھ اللہ اور اس کے رسول پر جھوٹ بولتا تھا، میں نے اس کے بارے میں ایک کتابچہ تحریر کیا ہے۔''

(میزان الاعتدال: 45/2)

نیز لکھتے ہیں:

مَنْ صَدَّقَ بِهٰذِهِ الْأُعْجُوبَةِ وَآمَنَ بِبَقَاءِ رَتْنٍ، فَمَا لَنَا فِيهِ طِبٌّ، فَلْيُعْلَمْ أَنَّنِي أَوَّلَ مَنْ كَذَّبَ بِذٰلِكَ، وَأَنَّنِي عَاجِزٌ مُنْقَطِعٌ مَعَهٗ فِي الْمُنَاظَرَةِ، وَمَا أَبْعَدُ أَنْ يَّكُنْ جِنِّيٌّ تُبْدِي بِأَرْضِ الْهِنْدِ، وَادَّعٰى مَا ادَّعٰى، فَصَدَّقُوهُ؛ لِأَنَّ هٰذَا شَيْخٌ مُفْتَرٍ

كَذَّابٌ ...... فَوَالَّذِي يُحْلَفُ بِهِ إِنَّ رِتْنَ لَكَذَّابٌ قَاتَلَهُ اللّٰهُ أَنّٰى يُؤْفَكُ، وَقَدْ أَفْرَدْتُ جُزْءً فِيهِ أَخْبَارُ هٰذَا الضَّالِّ وَسَمَّيْتُهُ : كَسْرُ وَثَنِ رَتَنْ .

''جوان عجوبوں کی تصدیق کرتا ہے اور رتن ہندی کے باقی رہ جانے پر یقین کرتا ہے، اس کا کوئی علاج نہیں ہے۔ یاد رہے کہ اس کی تکذیب سب سے پہلے میں کرتا ہوں، میرا اس سے مناظرہ ممکن نہیں۔ یہ بات بعید نہیں کہ وہ کوئی جن ہو، جو ہندوستان کی زمین پر ظاہر ہو گیا ہو اور اس نے وہ دعوی کر دیا ہو، پھر اس کی لوگوں نے تصدیق کر دی ہو، کیونکہ یہ بوڑھا تو بہتان باز اور کذاب تھا۔ واللہ! رتن کذاب تھا، اللہ اسے تباہ کرے، کیسا بہکا ہوا تھا! میں نے ایک کتابچہ لکھا ہے، جس میں اس گمراہ کی خبریں بیان کیں ہیں، میں نے اس کا نام رکھا ہے: رتن کے بت کا ٹوٹنا۔''

(تاریخ الاسلام : 69/14)

علامہ ابن ناصر الدین رحمہ اللہ (842ھ) لکھتے ہیں:

لَمْ يَرُجَّ أَمْرُهُ إِلَّا عَلٰى جَاهِلٍ لَّا عَقْلَ لَهُ .

''اس کا معاملہ سوائے جاہل و بے عقل کے، کسی شخص سے پوشیدہ نہیں۔''

(توضیح المشتبہ : 134/4)

حافظ ابن حجر عسقلانی رحمہ اللہ لکھتے ہیں:

مَقَتَهُ الْعُلَمَاءُ وَكَذَّبُوهُ .

''اہل علم اس سے بیزار ہیں اور اس کی تکذیب کرتے ہیں۔''

(تبصير المنتبه بتحرير المشتبه : 589/2)

نوٹ:

رتن ہندی کے بعد بھی بہت سارے لوگوں نے اپنے تئیں صحابی ہونے کا دعوی کیا ہے۔ان میں جبیر بن حارث، ربیع بن محمود ماردینی، سرباتک ہندی، معمر، نسطور رومی اور یسر بن عبیداللہ شامل ہیں۔ یہ سب کذاب اور دجال ہیں۔ان کا دعوی صحابیت جھوٹا ہے، ان کی تصدیق کرنے والے بھی جاہل کم عقل ظالم اور جھوٹے ہیں۔

(سوال): بلی کے جھوٹے کا کیا حکم ہے؟

(جواب): بلی کا جھوٹا پاک ہے۔اگر بلی کسی برتن میں منہ ڈال دے، تو اسے ایک بار دھونا مستحب ہے۔

① سیدہ کبشہ بنت کعب بن مالک رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں:

أَنَّ أَبَا قَتَادَةَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ دَخَلَ عَلَيْهَا فَسَكَبَتْ لَهٗ وَضُوءً فَجَاءَ تْ هِرَّةٌ تَشْرَبُ مِنْهُ فَأَصْغٰى لَهَا الْإِنَاءَ حَتّٰى شَرِبَتْ قَالَتْ كَبْشَةُ : فَرَآنِي أَنْظُرُ إِلَيْهِ فَقَالَ : أَتَعْجَبِينَ يَا ابْنَةَ أَخِي؟ قَالَتْ : فَقُلْتُ : نَعَمْ فَقَالَ : إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : إِنَّهَا لَيْسَتْ بِنَجَسٍ، إِنَّهَا مِنَ الطَّوَّافِينَ عَلَيْكُمْ أَوِ الطَّوَّافَاتِ .

''سیدنا ابو قتادہ رضی اللہ عنہ میرے پاس آئے، تو میں نے انہیں وضو کے لیے پانی ڈال کر دیا۔ بلی آئی اور پینے لگی۔انہوں نے اس کی طرف برتن جھکا دیا حتی کہ اس نے سیر ہو کر پی لیا۔انہوں نے مجھے اپنی طرف متوجہ دیکھا، تو فرمایا: بھتیجی!

کیا آپ تعجب کر رہی ہیں؟ میں نے کہا: جی ہاں! کہنے لگے: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے: بلی پلید نہیں ہے، یہ تم پر گھومنے پھرنے والا جانور ہے۔''

(موطأ الإمام مالك :22/1، سنن أبي داوٗد : 75، سنن النّسائي : 68، سنن التّرمذي : 92، سنن ابن ماجه : 367، وسندهٗ صحيحٌ)

اس حدیث کو امام ترمذی رحمہ اللہ نے ''حسن صحیح''، امام ابن الجارود (۶۰)، امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ (۱۰۴)، امام ابن حبان رحمہ اللہ (۱۲۹۹) اور امام حاکم رحمہ اللہ (۱۶۰/۱) نے ''صحیح'' کہا ہے، حافظ ذہبی رحمہ اللہ نے ان کی موافقت کی ہے۔

امام عقیلی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

هٰذَا إِسْنَادٌ ثَابِتٌ صَحِيحٌ . ''یہ سند صحیح ثابت ہے۔''

(الضّعفاء الكبير : 141/2)

حافظ نووی رحمہ اللہ (المجموع :۱/ ۱۱۸) اور حافظ ابن حجر رحمہ اللہ (المطالب العالیۃ :۲/ ۱۱۱) نے ''صحیح'' کہا ہے۔

② سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

إِذَا وَلَغَتْ فِيهِ الْهِرَّةُ غُسِلَ مَرَّةً .

''جب برتن میں بلی منہ ڈال دے، تو اسے ایک مرتبہ دھویا جائے۔''

(سنن التّرمذي :91، وسندهٗ صحيحٌ)

امام ترمذی رحمہ اللہ نے اس حدیث کو ''حسن صحیح'' کہا ہے۔

حافظ نووی رحمہ اللہ (۶۷۶ھ) فرماتے ہیں:

إِنَّ ظَاهِرَهٗ يَقْتَضِي وُجُوبَ غَسْلِ الْإِنَاءِ مِنْ وُلُوغِ الْهِرَّةِ وَلَا

يَجِبُ ذٰلِكَ بِالْإِجْمَاعِ .

''حدیث کے ظاہر کا تقاضا تو یہ ہے کہ جس برتن میں بلی منہ ڈال دے، اسے دھونا واجب ہے، لیکن اجماع ہے کہ دھونا واجب نہیں۔''

(المَجموع شرح المهذّب :228/1)

③ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا فتویٰ ہے:

إِذَا وَلَغَ الْهِرُّ فِي الْإِنَاءِ فَاهْرِقْهُ وَاغْسِلْهُ مَرَّةً .

''جب برتن میں بلی منہ ڈال دے، تو وہ چیز انڈیل دی جائے اور برتن کو ایک مرتبہ دھولیں۔'' (سنن الدّارقطني : 200، وسندهٗ صحيحٌ)

④ سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بلی کے بارے میں فرماتے ہیں:

هِيَ مِنْ مَتَاعِ الْبَيْتِ . ''یہ گھریلو جانور ہے۔''

(الطّهور لأبي عبيد : 210، وسندهٗ صحيحٌ)

⑤ میمون بن مہران رحمہ اللہ سے بلی کے جھوٹے کے متعلق پوچھا گیا، تو فرمایا:

إِنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ، كَانَ لَا يَرٰى بِهٖ بَأْسًا وَرُبَّمَا كَفَأَ لَهُ الْإِنَاءَ، وَقَالَ : إِنَّمَا هُوَ مِنْ أَهْلِ الْبَيْتِ .

''سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بلی کے جھوٹے میں حرج خیال نہیں کرتے تھے، بسا اوقات تو اس کی طرف برتن جھکا دیتے، نیز فرماتے: یہ گھریلو جانور ہے۔''

(الطّهور لأبي عبيد : 209، وسندهٗ صحيحٌ)

⑥ امام محمد بن سیرین رحمہ اللہ سے بلی کے جھوٹے برتن کے بارے میں سوال کیا گیا، تو آپ رحمہ اللہ نے فرمایا:

يُغْسَلُ مَرَّةً .   ''ایک بار دھو دیا جائے۔''

(مصنّف ابن أبي شيبة : 37/1، وسندهٗ صحيحٌ)

⑦ امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

هُوَ قَوْلُ أَكْثَرِ الْعُلَمَاءِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالتَّابِعِينَ وَمَنْ بَعْدَهُمْ؛ مِثْلِ الشَّافِعِيِّ، وَأَحْمَدَ، وَإِسْحَاقَ : لَمْ يَرَوْا بِسُؤْرِ الْهِرَّةِ بَأْسًا .

''اکثر اہل علم صحابہ، تابعین اور بعد والے ائمہ مثلاً امام شافعی، امام احمد اور امام اسحاق بن راہویہ رحمہم اللہ بلی کے جھوٹے میں کوئی حرج خیال نہیں کرتے تھے۔''

(سنن التّرمذي، تحت الحديث : 92)

⑧ حافظ بغوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

هٰذَا قَوْلُ عَامَّةِ أَهْلِ الْعِلْمِ، أَنَّ سُؤْرَ الْهِرَّةِ طَاهِرٌ .

''اکثر اہل علم کا کہنا ہے کہ بلی کا جھوٹا پاک ہے۔''

(شرح السّنّة : 70/2)

⑨ امام مالک بن انس رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

لَا بَأْسَ بِهٖ إِلَّا أَنْ يُرٰى عَلٰى فَمِهَا نَجَاسَةٌ .

''بلی کے منہ پر نجاست نہ لگی ہو، تو اس کے جھوٹے میں کوئی حرج نہیں۔''

(مؤطأ الإمام مالك : 22/1)

بلی کا جھوٹا پاک ہے، برتن میں منہ ڈال دے، تو اسے دھونا واجب نہیں۔

سوال: مندرجہ ذیل روایت کی استنادی حیثیت کیا ہے؟

❁ سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

مَنْ تَمَسَّكَ بِسُنَّتِي عِنْدَ فَسَادِ أُمَّتِي فَلَهُ أَجْرُ مِائَةِ شَهِيدٍ .

''جس نے اُمت کے فساد کے وقت میری سنت کو تھامے رکھا، اسے سو شہیدوں کے برابر اجر ملے گا۔''

(أمالي ابن بشران : 207، 501، الكامل لابن عدي : 174/3)

(جواب): سند سخت ضعیف ہے۔ الحسن بن قتیبہ ''متروک وضعیف'' ہے۔

❁ المدخل الی علم السنن للبیہقی (۱۵۲) میں سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی روایت بھی ضعیف ہے۔

① حمزہ بن الحسن کا تعین وتوثیق درکار ہے۔

② محمد بن عجلان مدلس ہیں، سماع کی تصریح نہیں کی۔

فائدہ:

❁ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے منسوب ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

الْمُتَمَسِّكُ بِسُنَّتِي عِنْدَ فَسَادِ أُمَّتِي لَهُ أَجْرُ شَهِيدٍ .

''میری اُمت کی بربادی کے وقت میری سنت کو تھامنے والا شہید کے برابر اَجر کا مستحق ہے۔'' (المعجم الأوسط للطّبراني : 5414)

سند ضعیف ہے۔

① عبدالمجید بن عبدالعزیز بن ابی رواد جمہور کے نزدیک ضعیف ہے۔

② عبدالمجید مدلس بھی ہے، سماع کی تصریح نہیں کی۔

③ محمد بن صالح عدوی کے حالات زندگی نہیں ملے۔